ماہِ محرم کے فضائل

www.sukkurvi.com

مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

ماہِ محرم کے فضائل

- اسلامی سال کا پہلا مہینہ
- چار محترم مہینے اور ان کے محترم ہونے کا مطلب
- دس محرم کی اہمیت اور اس کے فضائل
- محرم میں ہماری کوتاہیاں اور ان کا ازالہ

حضرت اقدس مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی دامت برکاتہم العالیہ
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com

حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793
ای میل : maktabatulislam@gmail.com
ویب سائٹ: www.maktabatulislam.com

ملنے کے پتے

- اِدارۃ المعارف، دار العلوم کراچی
- دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

www.sukkurvi.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان
۷	ہدیۂ تبریک
۸	تجوید سے قرآن پڑھنا سیکھیں
۹	صبح وشام تلاوتِ قرآن
۱۰	ماہِ محرم کے متعلق چند باتیں
۱۰	محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے
۱۱	چار محترم مہینے
۱۱	چار مہینوں کے محترم ہونے کا مطلب
۱۳	جہاں ثواب زیادہ وہاں گناہ بھی زیادہ
۱۴	ہجری سن یاد رکھنا فرض کفایہ ہے
۱۴	فرضِ کفایہ کسے کہتے ہیں
۱۵	فرضِ کفایہ کا درجہ
۱۵	اسلامی تاریخ کو رواج دیں

www.sukkurvi.com

عنوان	صفحہ نمبر
محترم مہینوں کو منحوس جاننا جہالت ہے	١٦
ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ	١٨
دس محرم کی اہمیت	١٩
یوم عاشوراء کی فضیلت	٢٠
یوم عاشوراء کے ساتھ مزید ایک روزہ رکھنے کی حکمت	٢٤
غیر مسلموں کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے	٢٤
صحابہ ﷺ کی شان	٢٥
کفار کی مشابہت دشمن سے محبت کی علامت ہے	٢٦
آہ! اپنوں کی بے حسی	٢٦
کفار کا طرزِ زندگی اپنانے والوں کے لئے ایک وعید	٢٧
حدیث کی وضاحت	٢٨
دس محرم کو کھلانا برکت کا ذریعہ ہے	٢٩
چند اہم ہدایات	٣٠
ایک سنگین غلطی	٣١
گناہ کی خاصیت ہے	٣٢
دس محرم وغیرہ کے دنوں میں مخصوص کھانوں کے مفاسد	٣٢
اس رسمِ بد کو ختم کرنے کا طریقہ	٣٤
گناہ کا دیکھنا بھی گناہ ہے	٣٥

www.sukkurvi.com

عنوان	صفحہ نمبر

ٹی وی منکرات وفواحش کا مجموعہ ہے ۳۷

غلط عقیدے سے سبیلیں لگانا ۳۸

غلط عقیدہ کی اصلاح ۳۸

مسلمانوں کے لئے راہِ عمل ۳۹

ایصالِ ثواب نیکی کا ہوتا ہے گناہ کا نہیں ۴۰

www.sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد!

فاعوذباللّٰہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم "اِنَّ عِدَّةَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْراً فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْھَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ O (صدق اللّٰہ العظیم O)

ہدیۂ تبریک

میرے قابلِ صد احترام بزرگو! سب سے پہلے میں ان بچوں کو جنہوں نے ابھی آپ کے سامنے قرآنِ کریم ختم کیا جن میں سے دو بچوں نے ماشاء اللہ حفظِ قرآنِ کریم پورا کیا اور ایک بچے نے ناظرہ قرآن کریم ختم کیا، ان کو میں ختمِ کلام پاک کی اس دولت اور اس نعمت پر مبارکباد دیتا ہوں، ان کے والدین کو بھی اور ان کے استاذِ محترم کو بھی۔ کیونکہ یہ سب کیلئے بہت بڑی نعمت ہے اور بہت بڑی سعادت

ہے اور ''الحمدللہ'' اس مدرسہ (مدرسہ تعلیم القرآن وجامع مسجد فاطمہ حیدرآباد) کی کارکردگی کا بھی بہترین نتیجہ بھی ہے اس لئے اس کے منتظمین بھی مبارکباد کے مستحق ہیں، اللہ پاک جل جلالہ اپنے فضل وکرم سے ہم سب کو اس نعمت سے سرفراز فرمائے اور اپنا کلام پاک ہمارے سینوں میں محفوظ فرمائیں، اور اس کے انوار وتجلیات سے ہمارے ظاہر وباطن کو منور فرمائیں، اور اس کے احکام پر ظاہراً وباطناً عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، اور اخیر دم تک اللہ پاک ہم کو اپنے کلام سے وابستہ رکھیں، اور اپنی یاد کی توفیق سے سرفراز فرمائیں، اور پھر قبر وحشر میں بھی اس کلام پاک کو ہم سب کے لئے ذریعۂ نجات بنائیں، آمین۔

تجوید سے قرآن پڑھنا سیکھیں

ہم کو چاہئے کہ ہم میں سے جس شخص نے قرآنِ کریم نہیں پڑھا ہے وہ ضرور پڑھیں اور جنہوں نے سیکھا ہوا ہے لیکن تجوید کے خلاف پڑھا ہے تو وہ بھی اپنا کلام پاک تجوید کے مطابق صحیح کرلیں تاکہ غلط قرآنِ کریم پڑھنے کے گناہ سے وہ بچ سکیں، غلط طریقہ سے قرآنِ کریم پڑھنا بھی گناہ ہے۔ لہٰذا وہ اس گناہ سے اپنے آپ کو بچائیں، اور اپنی اس عظیم نعمت کو مکمل کریں۔ مجہول اور تجوید کے خلاف پڑھنا، غلط پڑھنا غلط کہلاتا ہے۔ لہٰذا اس کی اصلاح کرنی چاہئے، تاکہ یہ نعمت کامل اور مکمل ہوجائے۔

www.sukkurvi.com

صبح وشام تلاوتِ قرآن

نیز ہر مسلمان مرد وعورت کو چاہئے کہ جس نے قرآن کریم پڑھا ہوا ہے وہ روزانہ اس کی تلاوت کا اہتمام کرے، حفاظِ کرام بھی اس کی تلاوت کا اہتمام کریں۔ صرف رمضان شریف کا انتظار نہ کریں کہ جب رمضان المبارک آئے گا قرآنِ کریم کی تلاوت کریں گے، یہ بات صحیح نہیں، کیونکہ قرآنِ کریم کی تلاوت سے اپنے آپ کو دور رکھنا بہت بڑی محرومی ہے۔ اس لئے کہ حافظ کے لئے ایک پارہ پڑھنا یا پانچ پارے پڑھنا کوئی بڑا مشکل کام نہیں اور نہ پڑھنا بڑی محرومی کی بات ہے۔ اور ایک عظیم دولت پاس ہوتے ہوئے اس سے فائدہ نہ اٹھانے والی بات ہے۔ اور جو حضرات ناظرہ قرآن پڑھتے ہیں وہ بھی دن میں کم از کم ایک پارہ پڑھ لیا کریں اور اس کے ساتھ ساتھ صبح وشام کی جو سورتیں ہیں وہ پڑھ لیا کریں، اس طرح ان کا کوئی دن تلاوت سے خالی نہیں جائے گا، بلکہ نہ صبح خالی ہوگی نہ شام۔ دن کے شروع حصہ میں بھی اللہ کے کلام کی تلاوت ہو اور رات کو سوتے وقت بھی اللہ کے کلام کی تلاوت ہو۔ بہر حال! اس طرح سب اپنے آپ کو کلامِ پاک سے جوڑ لیں، اور جب قرآن سے جوڑ اور تعلق قائم ہو جائے گا تو یاد رکھو! یہ بہت بڑا تعلق ہے اور یہ براہِ راست اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اور اللہ پاک ایسے شخص پر خصوصی نظرِ کرم فرماتے ہیں۔ اور اللہ پاک اس کو اپنا خصوصی قرب عطا فرماتے ہیں۔

www.sukkurvi.com

بہر حال! اللہ پاک ان بچوں کے لئے بھی اس کلامِ پاک کو ختم کرنا مبارک فرمائے اور ہم سب کو صبح وشام اس کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ماہِ محرم کے متعلق چند باتیں

محرم کا مہینہ چونکہ شروع ہو چکا ہے جو اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اور یہ مبارک مہینہ ہے اور اس میں دس محرم کا دن بڑا مبارک دن ہے، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں کچھ باتیں بیان کر دی جائیں، تاکہ جو باتیں یا فضیلتیں اس کے بارے میں ثابت ہیں ان پر عمل ہو اور جو باتیں لوگوں نے اپنی طرف سے ایجاد کی ہیں اور اپنی طرف سے گھڑ کر انہیں اختیار کیا ہوا ہے ان سے بچا جائے اور اگر غلطی سے ان پر عمل ہو گیا ہے تو اس پر توبہ کریں اور آئندہ مکمل طور پر ان سے بچیں۔

www.sukkurvi.com

محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے

محرم کا مہینہ اسلامی مہینوں میں پہلا مہینہ ہے اور اسلامی سال محرم سے شروع ہوتا ہے، اور ذوالحجہ پر ختم ہوتا ہے۔

سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں، ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے اَشْھُر حُرُم یعنی ''محترم مہینے'' کہلاتے ہیں، یوں تو بارہ کے

بارہ مہینے اللہ کے بنائے ہوئے ہیں جب اللہ پاک نے آسمان وزمین کو بنایا تھا تو اس کے ساتھ ہی اللہ نے سال کے بارہ مہینے بھی بنائے تھے، بہرحال یہ مہینے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں لوگوں کے بنائے ہوئے نہیں ہیں، اور پھر اللہ پاک نے ہی ان چار مہینوں کو خصوصی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ ان کا بڑا درجہ ہے۔

چار محترم مہینے

ان چار مہینوں میں تین مہینے تو مسلسل اور لگاتار ہیں، اور وہ یہ ہیں:

(۱) ذوالقعدہ

(۲) ذوالحجہ

(۳) محرم الحرام

(۴) ایک مہینہ الگ ہے اور وہ ہے رجب المرجب۔

یہ چار مہینے اسلامی مہینوں میں سب سے زیادہ محترم، معظم اور قابلِ قدر ہیں، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور ﷺ کے زمانہ تک آسمان سے جتنی بھی شریعتیں نازل ہوئی ہیں ہر شریعت میں اور ہر نبی کے زمانہ میں ان چار مہینوں کو محترم قرار دیا گیا ہے۔

چار مہینوں کے محترم ہونے کا مطلب

ان کے محترم بنانے اور بتانے کا مطلب یہ ہے کہ چار مہینوں

www.sukkurvi.com

میں زیادہ سے زیادہ اللہ پاک کی عبادت کی جائے ،اورزیادہ سے زیادہ نیک کام کئے جائیں اورزیادہ سے زیادہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام کیا جائے ،یہاں تک کہ پچھلی شریعتوں کے اندران چارمہینوں میں لڑنا بھی حرام تھا ،جنگ وجدال اورکفار سے جہادتک ممنوع تھا،سال کے آٹھ مہینوں میں جہاد ہوسکتا تھا لیکن ان چارمہینوں میں کفار سے لڑنا بھی حرام اورممنوع تھا،اس سے آپ اندازہ کریں کہ یہ مہینے کس قدرقابلِ قدراورمحترم ہیں۔

سرکاردوعالم ﷺ کی تشریف آوری کے بعد آپ کی شریعت میں بھی ان کا احترام باقی رہا،جوآیت میں نے شروع میں تلاوت کی ہے،اس میں ان کا محترم ہونا بیان کیا گیا ہے ،البتہ اس شریعت میں ایک حکم منسوخ ہوگیا ہے،وہ یہ کہ پچھلی شریعتوں کے اندران چارمہینوں میں کافروں سے لڑنا حرام تھا،حضور ﷺ کی شریعت میں حلال ہے،لیکن ان کا محترم ہونا ،قابلِ قدرہونا اب بھی باقی ہے ، اوران کے قابلِ احترام ہونے میں اس طرف اشارہ ہے کہ جوآدمی ان چارمہینوں کے اندرنیک کاموں کی طرف خصوصی توجہ دے گااورعبادت کی طرف خاص دھیان دے گا ،اللہ کے ذکرمیں لگے گا ،گناہوں سے بچنے کا خصوصی اہتمام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کوسال کے باقی آٹھ مہینوں میں بھی اس کوزیادہ سے زیادہ نیک کاموں کی توفیق ہوگی اورزیادہ سے زیادہ وہ

www.sukurvi.com

دین کے قریب ہوگا، اور اللہ کی رضا کے کاموں میں مشغول رہے گا۔

جہاں ثواب زیادہ وہاں گناہ بھی زیادہ

یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ جس طرح یہ ماہ عبادت کیلئے بطور خاص ہیں اسی طرح گناہوں سے بچنے کیلئے بھی بطور خاص ہیں، کیونکہ جو زمانہ محترم ہوتا ہے یا جو جگہ محترم ہوتی ہے وہاں جس طرح نیک کام کرنے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے اسی طرح گناہ کرنے کا وبال بھی زیادہ ہوتا ہے، جیسا کہ رمضان المبارک کا مہینہ حضور ﷺ کی امت کیلئے خاص الخاص مہینہ ہے کہ اس میں نیک کاموں کا اجر بڑھا دیا جاتا ہے اسی طرح رمضان شریف میں گناہ کرنے کا وبال بھی بہت سخت ہے، نیز جس طرح عام بازار یا گھر میں گناہ کرنا گناہ ہے لیکن وہی گناہ اگر کوئی مسجد میں آکر کرے تو اور سخت گناہ ہے اور وہی گناہ خانہ کعبہ میں جا کر کرے تو اس سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے، لہٰذا جو ان چار مہینوں میں گناہ کرنے سے پرہیز نہیں کرے گا اور خدانخواستہ گناہ کرے گا تو ان محترم مہینوں میں گناہ کرنے کا وبال بھی زیادہ ہوگا، جس میں سے ایک محرم الحرام کا مہینہ ہے اس لئے محرم کے مہینے میں اور باقی تین مہینوں میں بھی گناہوں سے بچنے کا زیادہ اہتمام ہونا چاہیئے، جس کے نتیجے میں انشاء اللہ ایسے آدمی کو سال کے باقی آٹھ مہینوں میں بھی گناہوں سے بچنے کی زیادہ توفیق ہوگی۔

www.sukkurvi.com

ہجری سن یاد رکھنا فرضِ کفایہ ہے

ماہِ محرم سے اسلامی تاریخ شروع ہوتی ہے، جس کو سنِ ہجری کہتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے اپنی اسلامی تاریخ یاد رکھنا اور اپنے عمل میں لانا فرضِ کفایہ ہے۔

فرضِ کفایہ کسے کہتے ہیں

فرضِ کفایہ اسے کہتے ہیں کہ اگر کچھ مسلمان اس پر عمل کرلیں اور کچھ عمل نہ کریں تو سب کے سب گناہ سے بچ جائیں گے لیکن جو عمل کرنے والے ہیں وہ عمل نہ کرنے والوں سے بہتر ہیں، جیسے نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے کہ اگر کسی مسلمان میّت کا کوئی شخص بھی نمازِ جنازہ نہیں پڑھے گا تو وہاں کے جتنے مسلمان ہیں جہاں کا وہ جنازہ ہے وہ سارے کے سارے گناہ گار ہوں گے، لیکن اگر وہاں کے رہنے والوں میں سے دو، تین یا دس نے بھی نمازِ جنازہ پڑھ لی تو سب مسلمانوں کی طرف سے فرضِ کفایہ ادا ہو جائے گا، لیکن جن دو، تین یا دس افراد نے نمازِ جنازہ پڑھی ہے ان کا نمازِ جنازہ پڑھنا بہتر ہے بنسبت ان لوگوں کے جنہوں نے نہیں پڑھی۔

بہر حال! جو لوگ اسلامی تاریخ کو یاد رکھتے ہیں وہ فرضِ کفایہ کو ادا کرنے والے ہیں، ان کو اس کا زیادہ ثواب ملے گا، جو عمل کرنے والے نہیں وہ اس ثواب سے محروم ہونگے، اگرچہ ان کا فرضِ کفایہ

www.sukurvi.com

ادا ہو جائے گا، حاصل یہ ہے کہ ہر مسلمان کو اسلامی تاریخ یاد رکھنی چاہیے اور اپنے معاملات میں اسے اختیار کرنا چاہیے۔

فرضِ کفایہ کا درجہ

فرضِ کفایہ کا درجہ سنت مؤکدہ سے اور واجب سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ ذرا سوچیں! ہم لوگ کتنی بڑی کوتاہی میں مبتلا ہیں، فرض کفایہ کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ دوسرے مسلمان ادا کرلیں تو ہم جان بوجھ کر اس پر عمل کرنا چھوڑ دیں، یہ تو اللہ پاک کی رحمت ہے کہ انہوں نے کسی عمل کو فرضِ عین کیا اور کسی کو فرضِ کفایہ کردیا، اگر ہر فرض فرضِ عین ہوتا تو ہر ایک کا عمل کرنا ضروری ہوتا، اور جو اس پر عمل نہ کرتا وہ گناہ گار ہوتا، یہ اللہ پاک کی مہربانی ہے کہ انہوں نے چند اعمال ایسے کردئے کہ بعض آدمی عمل کرلیں تو باقی لوگ گناہ گار نہیں ہوتے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے مگر اللہ کی رحمت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ عمل بالکل ہی چھوڑ دیں، جیسا کہ چھوڑا ہوا ہے، اس وقت مسلمانوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ اسلامی تاریخ لکھنا ان کے عمل میں نہیں ہے۔

اسلامی تاریخ کو رواج دیں

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جتنے بھی مسلمان ہیں وہ سب اپنے اپنے خطوط، اپنے کاغذات اور اپنے حساب وکتاب میں اسلامی تاریخ

www.sukurvi.com

کوفوقیت دیتے، ضمناً انگریزی تاریخ لکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں، انگریزی تاریخ کو اگر نیچے اور اسلامی تاریخ کو تاج کی جگہ رکھیں اور اس کو سرتاج بنائیں تو کوئی حرج نہیں، اس طرح اسلامی تاریخ پر جو فرضِ کفایہ ہے، خوش اسلوبی کے ساتھ عمل ہوتا رہے گا، اور اس پر عمل کرنے اور اس کو زندہ رکھنے کا ثواب بھی ملے گا، اور دنیا کے حساب وکتاب اور لین دین میں اگر انگریزی تاریخ نیچے اور تابع رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، سعودیہ عربیہ میں الحمدللہ یہی بات دیکھنے میں آئی ہے کہ وہاں سرکاری سطح پر بھی پہلے اسلامی تاریخ لکھی جاتی ہے پھر نیچے انگریزی تاریخ درج ہوتی ہے، یہاں بھی ایسا ہوسکتا ہے، جب ہوسکتا ہے تو اس پر عمل کرنا چاہئے، اور آج ہم اس نیت بلکہ پختہ عزم کے ساتھ یہاں سے جائیں کہ کل سے ہم بھی اسلامی تاریخ کو اختیار کریں گے، تاکہ یہ فرض کفایہ ہم سے زندہ ہو اور ہم اس فرضِ کفایہ کو عمل میں لاکر اسلامی تاریخ کو زندہ کریں اور فرضِ کفایہ پر عمل کریں اور اس کے اجر وثواب کے مستحق بنیں۔

محترم مہینوں کو منحوس جاننا جہالت ہے

ایک بات یہ عرض کرنی ہے کہ جب یہ مہینہ محترم ہے اور آج سے نہیں اور حضور ﷺ کے زمانے سے نہیں بلکہ جب سے اللہ پاک نے اس دنیا میں اپنی شریعتیں نازل فرمائی ہیں، اور پیغمبروں کا سلسلہ جاری

www.sukkurvi.com

فرمایا ہے اس وقت سے محرم کا مہینہ قابلِ قدر، قابلِ احترام اور قابلِ عزت مہینہ ہے، اب ہمارے زمانے میں ''اللہ بچائے'' شیعوں کے اثر کی وجہ سے اس کو منحوس سمجھا جانے لگا ہے، شیعوں کی نقل کرتے ہوئے بعض مسلمان بھی ''اللہ بچائے'' اس ماہ کو منحوس سمجھتے ہیں، ایسے ہی ذوالقعدہ کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں، جس کی علامت یہ ہے کہ شوال کے مہینے میں شادی بیاہ کریں گے، اور جب ذوالقعدہ کا مہینہ شروع ہوگا شادیاں کرنا بند کردیں گے، اور لوگوں نے ذوالقعدہ کا نام ''خالی کا مہینہ'' رکھا ہے یعنی معاذ اللہ یہ خیر سے خالی ہے، غور فرمائیں! اللہ پاک تو اس کو خیر کا مہینہ ہیں اور ہم نے اس کو صفر اور خیر سے خالی کا مہینہ سمجھا ہوا ہے اور کہتے ہیں ارے بھئی! خالی کا مہینہ آگیا ہے، اب شادی بیاہ ختم، اب نہ منگنی ہوگی نہ شادی ہوگی، کچھ بھی نہیں ہوگا چنانچہ اس مہینے میں اکثر شادی ہال خالی ہوجاتے ہیں اور جیسے ہی بقرعید (عیدالاضحیٰ) کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو پھر سے شادیاں شروع ہوجاتی ہیں، اور لوگ بقرعید کا گوشت ولیمہ میں چلانا شروع کردیتے ہیں اور جیسے ہی بقرعید کا مہینہ ختم ہوتا ہے اور محرم کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو پھر وہی حرام، حرام کی رٹ شروع ہوجاتی ہے، اب کوئی شادی اس مہینہ میں نہیں ہوگی، اس لئے کہ شیعہ کہتے ہیں کہ محرم کا مہینہ غم کا مہینہ ہے۔

www.sukkurvi.com

ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

بعض لوگوں نے اپنی نادانی کی وجہ سے محرم کے مہینہ کو حرام سمجھ لیا ہے، حالانکہ محرم کے معنٰی یہاں حرام نہیں، بلکہ محرم کے معنٰی محترم کے ہیں، یہ حرام ہونے کا مفہوم اس کے ساتھ اپنی طرف سے چپکا لیا ہے اور اصل وجہ یہی ہے کہ چونکہ شیعہ اس مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں، سنیوں نے ان کے ساتھ رہ رہ کر ان سے یہ اثر لے لیا کہ جیسے شیعہ اس مہینہ میں شادیاں نہیں کرتے بلکہ دس محرم کے دن تو وہ شادی کرنے کو حرام سمجھتے ہوں گے، یکم سے لے کر دس محرم تک کوئی شادی بیاہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ بزعمِ خود یہ سمجھتے ہیں کہ یہ غم کا مہینہ ہے، چنانچہ اس مہینے میں سینہ پیٹتے ہیں اور مصنوعی رونا روتے ہیں، اس لئے ان کے یہاں ان سب دنوں میں شادی بیاہ کا کوئی تصور نہیں ہوسکتا، ان کی نقل کرتے ہوئے بعض سنیوں نے بھی یہ عمل اختیار کرلیا کہ محرم کا مہینہ آتے ہی شادی بیاہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں اس طرح سنیوں نے بھی اس مہینے کو اپنے عمل سے منحوس سمجھ لیا، حالانکہ یہ بڑی سنگین غلطی ہے، یعنی وہ مہینہ جو شروع سے محترم چلا آرہا ہے اور اسلام میں بھی وہ محترم ہے مگر کچھ مسلمانوں نے اپنی لاعلمی، نادانی اور جہالت کی وجہ سے اس کو منحوس سمجھ رکھا ہے، لہٰذا اب اس کا علاج یہ ہے کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ

www.sunnikurvi.com

وہ ذوالقعدہ کے مہینہ میں بھی شادی بیاہ کیا کریں، خوشی کی تقریبات منعقد کیا کریں، اپنے بچوں کا عقیقہ بے دھڑک کیا کریں، اور محرم کے مہینہ میں بھی خصوصاً یکم سے لے کر دس تک خوشی اور شادی بیاہ کی تقریبات کرلیا کریں، تاکہ ذہنوں میں جو غلط تصور بیٹھ گیا ہے وہ ذہن سے نکلے، اور اس کا محترم ہونا، قابلِ قدر ہونا باعزت ہونا، شادی بیاہ کے سو فیصد قابل اور لائق ہونا ذہنوں کے اندر بیٹھ جائے، اگر کسی کے ذہن میں خدانخواستہ شیعوں والا تصور ہے تو اسے فوراً توبہ کرلینی چاہئے۔

دس محرم کی اہمیت

ایک بات یہ ہے کہ ماہِ محرم میں دس تاریخ جس کو عاشوراء کا دن کہتے ہیں، یہ بھی خاص دن ہے، بلکہ یوں سمجھیں کہ یہ اس پورے مہینہ کا دل ہے، اور پچھلی شریعتوں میں دس محرم کا روزہ فرض تھا، اور اسلام کے شروع میں بھی جب تک رمضان شریف کے روزے فرض نہیں ہوئے تھے دس تاریخ کا روزہ فرض تھا، جب اللہ پاک کی طرف سے رمضان شریف کے روزے مسلمانوں پر فرض ہوگئے تو محرم کے روزے کا فرض ہونا منسوخ ہوگیا، البتہ اس کا مستحب اور پسندیدہ ہونا اب بھی باقی ہے، سنت ہونا اس کا اب بھی باقی ہے، چنانچہ حدیث شریف میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں۔

www.sukurvi.com

كَـانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَـأْمُرُنَـا بِصِيَامِ يَوْمِ عَـاشُوْرَاءَ وَيَـحُثُّـنَـا عَـلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَه‘ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرُنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدُنَا عِنْدَه‘۔

رواہ مسلم بحوالۂ مشکوٰۃ:(ص ۱۸۰)

ترجمہ

نبی کریم ﷺ ہمیں دس محرم کا روزہ رکھنے کا حکم فرماتے تھے اور اس پر ہمیں ابھارا کرتے اور اس کی ہمیں بہت تاکید کرتے پس جب رمضان المبارک کا روزہ فرض ہوگیا تو آپ ہمیں نہ حکم فرماتے اور نہ اس سے منع فرماتے اور نہ اس کی زیادہ تاکید فرماتے۔

اس لئے محرم کی دس تاریخ خاص تاریخ ہے اور خاص دن ہے۔

یوم عاشوراء کی فضیلت

یوم عاشورہ کی دو فضیلتیں احادیثِ طیبہ سے ثابت ہیں۔

(۱) جس میں ایک فضیلت تو اس دن کا روزہ رکھنا ہے، جو متعدد احادیث سے ثابت ہے چنانچہ ایک حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ:

www.sulkurvi.com

''جو شخص عاشوراء کے دن روزہ رکھے گا مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ اللہ پاک اس کے گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔''

ایک اور حدیث ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَاھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ؟ فَقَالُوْا: ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجٰی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: فَنَحْنُ اَحَقُّ اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ۔ متفق علیہ۔ (مشکوۃ ۱۸۰)

ترجمہ

نبی کریم ﷺ جب مدنیہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو دس محرم کا روزہ رکھتے ہوئے

www.sukkurvi.com

پایا، آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ اسلام) اور اس کی قوم (بنی اسرائیل) کو نجات عطا فرمائی، اور فرعون اور اس کی قوم کو غرقِ آب کیا، چنانچہ موسیٰ علیہ اسلام نے اس کے شکرانے کے طور پر روزہ رکھا تو ہم (بھی آپ کی اتباع میں) اس (دن) کا روزہ رکھتے ہیں، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم موسیٰ (علیہ السلام) کے تم سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں، لہٰذا آپ ﷺ نے (خود بھی) روزہ رکھا اور (اپنے صحابہؓ کو بھی) اس (دن) روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابن عباسؓ سے ہی ایک دوسری روایت بھی مروی ہے، فرماتے ہیں۔

حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُہٗ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ۔

رواہ مسلم، مشکوٰۃ: (ص۱۷۸)

ترجمہ

جب رسول اللہ ﷺ نے دس محرم کا روزہ رکھا تو
صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہود و نصاریٰ اس
دن کی بڑی تعظیم کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو
(دسویں کے ساتھ) ۹ نو محرم کا روزہ بھی رکھوں گا۔

بہرحال! آنحضرت ﷺ نے آئندہ سال دسویں تاریخ کے ساتھ ایک روزہ نویں یا بعض روایات کے مطابق گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنے کا ارادہ فرمایا، لیکن آئندہ سال ماہِ محرم سے پہلے پہلے (ماہِ ربیع الاوّل میں) آنحضرت ﷺ کا وصال ہو گیا اور آپ دنیا سے تشریف لے گئے، اور مزید ایک دن کا روزہ آپ نہیں رکھ سکے، لیکن آپ یہ فرما گئے کہ میں اگر زندہ رہا تو ایک دن کا مزید روزہ رکھونگا، اس لئے علماءِ کرام رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ بہتر یہی ہے کہ جو شخص بھی دس محرم کو روزہ رکھے تو اس کے ساتھ ایک روزہ اور بھی رکھے، چاہے نو اور دس کا رکھے، چاہے دس اور گیارہ کا روزہ رکھے، ایک دن کا روزہ مزید ملا لینا بہتر اور افضل ہے، خالی ایک دن یعنی ۱۰ محرم کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی اور خلافِ اولیٰ ہے، تاہم اگر کسی میں ایک ہی دن کی ہمت ہو تو وہ ایک ہی روزہ رکھ لے، تاکہ بالکل محرومی سے بچ جائے، ثوابِ عظیم سے وہ محروم نہ ہو لیکن جس میں ہمت اور طاقت ہو تو اس کے

www.Sukkurvi.com

لئے بہتر ہے کہ وہ دس تاریخ کے ساتھ آگے پیچھے کا کوئی ایک روزہ ضرور رکھے۔

یوم عاشوراء کے ساتھ مزید ایک روزہ رکھنے کی حکمت

اس کی حکمت علماء کرام نے جو ارشاد فرمائی ہے وہ بہت اہم ہے، توجہ سے سنئے! آنحضرت ﷺ نے عبادت کے اندر بھی غیر مسلموں کی مشابہت گوارا نہیں کی، کیونکہ یہودی دس تاریخ کا روزہ رکھتے تھے اور ایک ہی دن کا روزہ رکھتے تھے، آپ ﷺ نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ مسلمان بھی اس دن کا ایک ہی روزہ رکھیں، اس لئے کہ اگر وہ ایک ہی دن کا روزہ رکھیں گے تو وہ ایک دن کا روزہ رکھنے میں یہودیوں کے مشابہہ ہوں گے اور سوچنے کی بات ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ایک عبادت میں، ایک نیک کام میں بھی غیر مسلموں کی مشابہت گوارا نہیں فرمائی، اس لئے فرمایا کہ آئندہ سال میں اس کے ساتھ ایک روزہ اور رکھوں گا، ہمارے دو روزے ہونگے، ان کا ایک روزہ ہوگا، ہم روزہ رکھنے میں ان سے جدا ہو گئے، وہ ہم سے الگ اور ہم ان سے الگ ہو گئے، اس لئے افضل یہی ہے کہ دو روزے رکھیں۔

غیر مسلموں کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے

اس سے ہم یہ مسئلہ ذہن میں رکھیں کہ غیر مسلموں کے ساتھ

www.sukkurvi.com

کسی گناہ کے اندر مشابہت اختیار کرنا تو کتنی سنگین بات ہے، ہمارے آقا ﷺ تو عبادت میں بھی غیر مسلموں کی مشابہت اختیار نہیں فرماتے تھے، اور ہم ایسے نالائق ہیں کہ ہم غیر مسلموں کے ساتھ گناہوں کے اندر بھی مشابہت اختیار کرتے ہیں، جیسے انگریزی بال رکھنا، خدانخواستہ داڑھی منڈوانا، شلوار ٹخنے سے نیچے رکھنا، کوٹ پتلون پہننا، ٹائی لگانا، یہ ساری باتیں غیر مسلموں کی مشابہت کی ہیں، گوان میں درجے کا فرق ہے لیکن یہ ساری باتیں غیر مسلموں کی مشابہت والی ہیں، ان کو بھئی! اس لئے گناہ بھی سمجھنا چاہیے اور گناہ کے ساتھ ساتھ بچنے کا بھی اہتمام کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمارے دل میں ایسا ایمان بھر دے کہ جس میں کافروں کی نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہو، یہ ہمارے دین میں مطلوب ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان

حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان اللہ پاک جل جلالہ نے یہ ارشاد فرمائی ہے:

اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ

ترجمہ

آپس میں وہ نہایت شفیق ومہربان ہیں اور کافروں کے مقابلہ میں نہایت سخت ہیں۔

www.sukkurvi.com

یعنی کافروں کے مقابلہ میں ننگی تلوار ہیں، ننگی تلوار بننا دل میں سخت نفرت کا تقاضا کرتا ہے کہ کافروں کے اعمال، ان کے کردار، ان کے طور طریقوں سے مؤمن کے دل میں سخت نفرت ہونی چاہئے، اللہ پاک اس کو اپنی رحمت سے ہمارے دلوں میں بھی پیدا فرمادیں۔ آمین

فی الحال یہ مطلوبہ نفرت ہمارے دل میں نہیں ہے۔ اگر یہ نفرت ہمارے دل میں ہوتی تو ہمارے وجود میں ان کی کوئی مشابہت نہ ہوتی۔

کفار کی مشابہت دشمن سے محبت کی علامت ہے

عام طور پر جس کے دل میں کسی کی محبت ہوتی ہے تو وہ اس کی مشابہت اختیار کرتا ہے اور جس سے نفرت ہوتی ہے کبھی اس کی مشابہت اختیار نہیں کرتا، آپ نے کبھی اپنے دشمن کی کسی بات پر عمل کیا ہے؟ یا اپنے دشمن کی کوئی بات سننا آپ گوارا کرسکتے ہیں؟ نہیں کرسکتے، نہ کیا ہوگا، وہ دشمن دشمن ہی نہیں جس پر آدمی دل وجان سے فدا ہو، ایسا شخص کبھی دشمن نہیں ہوسکتا۔

آہ! اپنوں کی بے حسی

اس وقت ہم ذرا غور کریں کہ دنیا کے یہ سارے کافر خصوصاً انگریز، عیسائی اور ہندو، مسلمانوں کو کچا چبا رہے ہیں، بمباری کررہے

www.sukkurvi.com

ہیں ، برباد کررہے ہیں ،ان کے ممالک کولوٹنے کی کوشش کررہے ہیں، دہشت گردی کی انتہا کیئے ہوئے ہیں،اورہماری بے غیرتی کا یہ عالم ہے کہ اب بھی ہم ان کی شکل وصورت بنانا گوارا کررہے ہیں،ان کے نقشِ قدم پر چلنے کو اپنی سعادت سمجھ رہے ہیں ،عزت سمجھ رہے ہیں،اندازہ کریں !کس قدر ہماری پستی کا عالم ہے،کس قدر ہماری دین سے دوری کا عالم ہے؟ کہ دشمن ہماری کمر میں چھرا گھونپ رہا ہے اور ہم اسی کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کررہے ہیں،اور کہہ رہے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تمہارے ساتھ ہیں،اکثر مسلمان حکومتوں کا بھی آج یہی حال ہے،عوام کا بھی یہی حال ہے،الا ماشاءاللہ!۔

ارے بھئی !ہمارے آقا ﷺ تو ان کے ساتھ ایک روزہ رکھنے میں موافقت نہیں فرمارہے ہیں اور ہم دشمن کا لباس پہننے کو بھی اپنے لئے باعثِ عزت سمجھ رہے ہیں۔

کفار کا طرزِ زندگی اپنانے والوں کے لئے ایک وعید

یہ خطرناک صورتحال ہے،جس کے متعلق ایک ہولناک وعید ہے جو ہماری سمجھ میں آجائے تو ہم ایک منٹ بھی کافروں کی مشابہت برداشت نہ کریں،اوروہ وعید یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا!

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَمِنْهُمْ

(سنن ابی داؤد:رقم الحدیث ٤٠٣١:(ص ٤٤ ج۔٤)

www.sukkurvi.com

ترجمہ:

جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہو گا۔ یعنی انہی میں سے اس کا شمار ہو گا۔

حدیث کی وضاحت

کافروں میں اس کا شمار ہونے کے دو مطلب علماء کرام نے بیان فرمائے ہیں۔

(۱) ایک مطلب یہ ہے کہ اگر اس نے انہی کی مشابہت کو پسند کر لیا اور مسلمانوں کی مشابہت کو ناپسند کیا تو اس کا ایمان ہی جاتا رہے گا، اور ایمان جاتا رہا تو حقیقتاً اس کا شمار کفار میں ہو گا۔

(۲) دوسرا مطلب یہ ہے کہ آدمی دل سے تو غیر مسلموں سے نفرت کرے اور ان کے لباس و پوشاک سے بھی نفرت کرے لیکن حالات کی وجہ سے یا ان کے ساتھ رہنے سہنے کی وجہ سے ان کا طرزِ زندگی اختیار کرے، تو یہ شخص اگرچہ کافر تو نہیں ہو گا لیکن ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن انہی کی صف میں کھڑا کر دیا جائے، جب اس کا حساب و کتاب ہو گا تو وہ اپنی اس ظاہری

www.sukkurvi.com

مشابہت کی وجہ سے سزا بھگتے گا پھر اس کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا معاملہ ہوگا، لیکن شروع میں وہ انہی کے ساتھ کھڑا ہوگا، یہ کوئی معمولی بات نہیں، بڑی ذلت ورسوائی کی بات ہے۔

لہٰذا ہم اس صورتحال کا جائزہ لیں اور سر سے پیر تک دیکھیں کہ ہم کس کس طرح غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کئے ہوئے ہیں؟ اگر ایسی کوئی حالت ہے تو پھر اپنے آپ کو متبعِ سنت بنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔

حضور ﷺ نے لباس و پوشاک، وضع وقطع کے جو جو طریقے بتائے ہیں ان کو اختیار کریں۔ اور غیر مسلموں کی جتنی باتیں ہیں ان کو ترک کردیں۔

دس محرم کو کھلانا برکت کا ذریعہ ہے

(۲) دوسری فضیلت اس دن کی ایک ضعیف حدیث سے ثابت ہے کہ جو آدمی اپنے گھر والوں کو عام طور پر جس طرح کا کھانا کھلاتا ہے، دس محرم کے دن وہ اس سے بہتر کھانا پکا کر کھلائے تو سال بھر اس کے گھر میں اور اس کی روزی میں

www.sukkurvi.com

خیر و برکت ہوگی۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ ہم نے اس کا بارہا تجربہ کیا ہے ہمیشہ اس کو درست پایا یعنی یومِ عاشوراء میں انہوں نے اچھا کھانا اپنے گھر والوں کو کھلایا تو گھر میں سارا سال برکت اور فراوانی رہی۔

چند اہم ہدایات

بہرحال! یہ بھی ایک فضیلت کی چیز ہے، یہ بھی حدیث سے ثابت ہے البتہ اس میں چند باتیں سمجھنے کی ہیں۔

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ آدمی کے پاس خواہ پیسے ہوں یا نہ ہوں وہ اپنے گھر والوں کے لئے اچھے کھانے ضرور پکائے، یہ ایک فضیلت ہے، کوئی آدمی اس پر عمل کرلے تو موجبِ فضیلت ہے، عمل نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ اس دن کیلئے کوئی خاص کھانا مخصوص نہیں، ہر آدمی اپنی طبیعت اور حیثیت کے موافق بہتر سے بہتر کوئی کھانا اپنے گھر والوں کے لئے بنواسکتا ہے، لہٰذا جب شریعت کی طرف سے کوئی کھانا مخصوص نہیں تو ہمیں بھی مخصوص کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔

www.sukkurvi.com

ایک سنگین غلطی

یہاں پر بعض لوگوں سے غلطی ہوجاتی ہے، بعض لوگ اپنی طرف سے خاص خاص دنوں میں کھانے بھی خاص خاص بنوانے کی پابندی کرتے ہیں، یادرکھیں! یہ پابندی ثابت نہیں۔

چنانچہ بعض لوگوں نے محرم میں حلیم کھچڑا، شعبان میں حلوہ اور ربیع الاوّل میں بریانی خاص کی ہوئی ہے، یہ چار کھانے ہم نے مخصوص کرر کھے ہیں لہٰذا جب رجب کا مہینہ آتا ہے تو کونڈے ہی کونڈے ہوتے ہیں، اور کونڈے کرتے کرتے آدمی کا اپنا کونڈا ہوجاتا ہے۔ مگر کونڈا ضرور کرتے ہیں، اور جب پندرہ شعبان کی رات آتی ہے تو ہر جگہ حلوہ ہی حلوہ چڑھا ہوتا ہے، کہیں بیسن کا حلوہ، کہیں چنے کی دال کا حلوہ، کہیں سوجی کا حلوہ ہوتا ہے، تو یہ سب کھانے اپنی طرف سے خاص کرر کھے ہیں جو قرآن وحدیث اور شریعت سے ثابت نہیں ہیں، اور جو چیز شریعت سے ثابت نہ ہواس کو ترک کرنا چاہئے، اس سے بچنا چاہئے، اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے گھر میں اہتمام نہ کریں اور کسی دوسرے کے ہاں شرکت بھی نہ کریں، اور اگر کہیں سے آجائے تو قبول بھی نہ کریں۔ زبردستی اگر کوئی دے جائے تو کسی غریب کو دیدیں نہ خود استعمال کریں اور نہ اپنے بچوں کو استعمال کرنے دیں، اور یادرکھیں! وہ کھانا اپنی ذات کے اعتبار سے حرام نہیں ہے، اگر وہ

www.sukkurvi.com

حلال پیسے سے ہے، لیکن جب ان خاص دنوں میں شریعت کی طرف سے مقرر نہیں ہے تو ہم مقرر کرنے والے کون ہوتے ہیں، ہم تو شریعت پر عمل کرنے کے پابند ہیں، شریعت میں کسی قسم کا اضافہ ہم نہیں کر سکتے۔

گناہ کی خاصیت ہے

بہر حال ان کھانوں کو لازم کرنے کی وجہ سے ہم گنہگار ہو رہے ہیں، اور گناہ کی خاصیت یہ ہے کہ جب آدمی ایک گناہ کرتا ہے تو دس گناہ اس کے ساتھ اور چپک جاتے ہیں، جس طرح نیکی نیکیوں کو کھینچتی ہے اسی طرح گناہ گناہوں کو کھینچتے ہیں، یہ تجربہ کی بات ہے کہ جب آدمی گناہ کرتا ہے تو بعض مرتبہ وہ ایک گناہ کیلئے دس گناہ اور کر لیتا ہے، جس طرح کوئی آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو بعض مرتبہ اللہ پاک اس کو مزید نیکیوں کی توفیق عطا فرماتے ہیں، ورنہ کم از کم ایک نیکی کا دس گنا ثواب تو مل ہی جاتا ہے۔

دس محرم وغیرہ کے دنوں میں مخصوص کھانوں کے مفاسد

حلیم کھچڑے میں بھی یہی بات ہے، اس میں بھی درج ذیل کئی مفاسد پائے جاتے ہیں۔

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ثابت نہیں، اس کو اپنی طرف سے گھڑ لیا گیا ہے۔

(۲) پھر پابندی کے ساتھ اس کو کرنے کا گناہ علیحدہ ہے۔

(۳) اس گناہ کے اندر لوگوں کو دعوت دینے کا گناہ الگ اور مستقل ہے۔

(۴) اس کام کیلئے لوگوں کو مجبور کرنے کا گناہ الگ ہے۔

(۵) نیز اس کے لئے بعض مقامات پر چندہ کیا جاتا ہے، اور چندہ بھی جبری ہوتا ہے، جبری چندہ حرام ہے۔

(۶) عام طور پر یہ کھانے جبری چندے سے پکتے ہیں پھر وہ عموماً گھروں میں نہیں پکتے بلکہ گلیوں میں پکائے جاتے ہیں، جس سے ہر آنے جانے والے کو تکلیف ہوتی ہے، نیز چونکہ یہ کھانا دس محرم کو پکتا ہے اس لئے ساری رات پکایا جاتا ہے، گلیوں میں رات بھر شور وشغب ہوتا ہے، جس کی وجہ سے گھر میں نہ کوئی سو سکتا ہے، نہ کوئی کھا سکتا ہے، نہ کوئی پڑھ سکتا ہے، نہ کوئی ذکر کرسکتا ہے، نہ کوئی عبادت کرسکتا ہے، اسی طرح اگر کوئی مریض ہے تو وہ بھی رات بھر مصیبت میں مبتلا رہتا ہے، الغرض! ہر آدمی مصیبت اور تکلیف میں

www.sukkurvi.com

ہوتا ہے۔اور مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے۔

(۷) اس کے علاوہ رات بھر ہزار ہزار وولٹ کے بلب روشن ہوتے ہیں، اور کنڈے لگا کر چوری کی بجلی استعمال کی جاتی ہے۔یہ بھی سخت گناہ ہے۔

بہر حال! یہ سب گناہ محرم کے مہینے میں ہوتے ہیں، اور ایک گناہ کی وجہ سے یہ سب گناہ ہوتے ہیں، اگر پہلا گناہ (کھانوں کی مخصوص دیگیں چڑھانا) نہ ہوتا تو شاید بقیہ گناہ بھی نہ ہوتے۔

اس رسمِ بد کو ختم کرنے کا طریقہ

لوگ کہتے ہیں: ''نہیں صاحب! مہینہ محرم کا ہو اور حلیم کھچڑا نہ پکے تو پھر محرم کا مہینہ ہم کیسے منائیں گے؟'' ارے بھائی! محرم منانے کی چیز نہیں ہے، نہ کھانے پینے کا نام محرم ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کی یاد کا مہینہ ہے، عبادت کا مہینہ ہے، گناہوں سے توبہ کرنے کا مہینہ ہے، گناہ کرنے کا مہینہ نہیں ہے ''اللہ بچائے'' اس لئے ضروری ہے کہ حلیم سے توبہ کی جائے، نہ خود اپنے گھروں میں بنائیں اور نہ دوسروں کے گھروں میں جا کر اس گناہ میں شریک ہوں، اگر کوئی کھانا بھیج دے تب بھی استعمال نہ کریں تاکہ یہ رسمِ بد ختم ہو، تاکہ یہ ناجائز طریقہ جو مسلمانوں میں جاری ہو گیا ہے ختم ہو۔اس کے علاوہ کوئی

www.sukkurvi.com

اور چیز دل چاہے پکالیں۔

اسی طرح اس مہینے میں بعض لوگ دعوت کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں، اور دوسروں کے گھروں میں کھانا پہنچانے کو بھی ضروری سمجھتے ہیں، یہ بھی صحیح نہیں البتہ صدقہ وخیرات کرنے میں کوئی حرج نہیں، اگر کسی نے اچھا کھانا پکایا ہے اپنے گھر والوں کے لئے اور ساتھ ہی اس نے غریب و مسکین اور محتاجوں کو بھی دیدیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اس حد تک کوئی قباحت نہیں، بشرطیکہ اسے لازم نہ سمجھے اور نہ کھانا مخصوص ہونا چاہئے، بس اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

اوپر شروع میں اس مہینے سے متعلق احادیث کے حوالے سے جو چند فضیلتیں ذکر کی گئی ہیں وہ تو ثابت ہیں، اس کے علاوہ جو کچھ اس مہینہ کے اندر ہوتا ہے، عموماً شیعہ لوگ انہیں کرتے ہیں ان سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے۔

گناہ کا دیکھنا بھی گناہ ہے

یہ اس لئے میں عرض کررہا ہوں کہ ہمارے کچھ سنی بھائی بھی اس ماہ میں آدھے شیعہ بن جاتے ہیں، مثلاً بعض سنی ایسے ہیں جو شیعہ نہیں ہیں مگر وہ بھی تعزیہ اور علم بناتے ہیں، وہ بھی دُلدُل بناتے ہیں، وہ بھی تعزیہ نکالتے ہیں، اور کچھ نہیں تو جہاں یہ کام ہورہا ہوگا وہاں ضرور

www.sukurvi.com

جائیں گے، عورتیں اور بچے تو کیا بوڑھے تک دیکھنے جاتے ہیں، گلی میں سے اگر تعزیہ گذرتا ہے تو سارے محلّہ کی عورتیں اوپر اور بچے نیچے، سب دیکھنے میں مشغول ہوتے ہیں۔

بھائی! جس چیز کا بنانا گناہ ہے اس کا دیکھنا بھی گناہ ہے، اس کے اندر شریک ہونا بھی گناہ ہے، یہاں پر بھی وہی مشابہت کی بات ہے ہم نے ان کے ان کاموں میں شرکت کر کے خود کو ان جیسا اور انکے مشابہہ بنالیا ہے۔

دوسرے یہ کہ کسی گروہ میں شریک ہو کر اس کی تعداد بڑھانے سے آدمی انہی میں شمار ہوتا ہے، حدیث میں ہے کہ:

مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

(فتح الباری :ص۳۷۔ج۔۱۳)

ترجمہ

جس نے کسی قوم کی تعداد میں اضافہ کر دیا تو وہ بھی انہی میں شمار ہوگا۔

لہٰذا جو لوگ تعزیہ دیکھنے جاتے ہیں، اور ان کی محفلِ سماع یا محفلِ عزّا میں جاتے ہیں اور مرثیہ سنتے یا پڑھتے ہیں، اور ان کی دُلدُل یا علم سدا دیکھتے ہیں، یا تعزیہ دیکھتے ہیں تو اس حدیث کی رو سے ان کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہوگا، یہ بھی گنہگار ہیں اور وہ بھی گنہگار

www.sukkurvi.com

ہونگے، کیونکہ یہ سارے کام گناہ کے ہیں، اس لئے بھائی اس تاریخ میں اوراس کے علاوہ آگے پیچھے بھی ان سب گناہوں سے اپنے آپ کو بچانے کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے، اپنے بچوں کو بھی ان گناہوں سے بچائیے۔

ٹی وی منکرات وفواحش کا مجموعہ ہے

محرم کی دس تاریخ کو سرکاری چھٹی ہوتی ہے گھر میں رہتے ہیں لیکن گھر میں تعزیئے دیکھنے کا ایک راستہ اور ہے، وہ ہے ''ٹی وی'' کہ باہر جاکر نہیں دیکھ رہے تو گھر میں بیٹھے دیکھ رہے ہیں، ٹی وی چل رہا ہے، اوراس میں پورا کراچی اوراس کا ایم اے جناح روڈ نظر آرہا ہے اور سارے تعزیئے نظر آرہے ہیں، باہر نکل کر دیکھنے سے تو ایک دو ہی تعزیئے نظر آرہے تھے، معلوم ہوا کہ ٹی وی پر تو سب کے سب نظر آرہے ہیں، لہٰذا معاملہ اس سے بھی زیادہ بدتر ہوگیا، کیونکہ گناہ کی چیز خواہ چھپ کر دیکھیں یا علانیہ دیکھیں، براہ راست دیکھیں، بلاواسطہ دیکھیں یا بالواسطہ دیکھیں، گناہ تو گناہ ہی ہے، لہٰذا جب گناہ ہے تو پھر ٹی وی پر اس کا دیکھنا بھی گناہ ہے، جیسے گھر سے باہر نکل کر اصلی تعزیہ کو دیکھنا گناہ ہے ایسے ہی ٹی وی پر دیکھنا بھی گناہ ہے، اس لئے ان سب سے بچنا چاہئے۔

www.sukkurvi.com

غلط عقیدے سے سبیلیں لگانا

ایک اور گناہ جو اس مہینہ میں ہوتا ہے ''اللہ بچائے'' وہ سبیلوں کا سلسلہ ہے، اصل میں تو یہ کام شیعہ لوگ کرتے ہیں، اور اپنے مسلک کے مطابق کرتے ہیں، جس میں ان کا خاص عقیدہ پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیاسے شہید ہوئے تھے، مخالفین نے انہیں پانی نہیں پینے دیا تھا، لہٰذا سبیلیں لگائی جائیں اور پانی پلایا جائے تاکہ ان کی پیاس بجھے، یہ بے بنیاد اور من گھڑت عقیدہ ہے، کیونکہ اس میں دو باتیں غلط ہیں۔

(۱) چودہ سو سال گذر گئے اور ہر سال اتنی سبیلیں لگ رہی ہیں تو کیا ابھی تک ان کی پیاس نہیں بجھی؟

(۲) کیا دنیا کا پانی وہاں (عالم برزخ) میں پہنچتا ہے جو انکی پیاس بجھنے کا ذریعہ بنے؟

غلط عقیدہ کی اصلاح

دنیا اور آخرت سے مختلف ایک الگ عالم ہے، یہاں کا پانی یہاں کی پیاس بجھانے کے لئے ہے، عالمِ برزخ اس دنیا سے بالکل الگ جہان اور علیحدہ دنیا ہے، یہاں کی کوئی چیز وہاں نہیں پہنچتی کہ یہاں کھاؤ اور عالمِ برزخ میں کھانا پہنچ جائے۔ اسی طرح یہاں پانی پیؤ اور وہ عالمِ برزخ میں پہنچ جائے، ایسا نہیں ہوسکتا، یہ غلط عقیدہ ہے،

www.sukkurvi.com

یہاں کی کوئی چیز وہاں نہیں پہنچتی، جیسے وہاں کی کوئی چیز یہاں نہیں پہنچتی، جیسے یہاں کی چیز جنت میں نہیں جاسکتی، اسی طرح جنت کی چیزیں یہاں نہیں آتیں، عالَمِ آخرت الگ ہے، عالَمِ دنیا الگ ہے، اوران دونوں کے درمیان الگ جہان ہے جسے عالَمِ بَرزَخ کہا جاتا ہے، ایک عالَم کی چیز دوسرے عالَم میں منتقل نہیں ہوتی، مثلاً خدانخواستہ قبر میں کسی کو عذاب ہورہا ہواوراس کو وہاں پیاس لگے، یہاں سے اس کے پسماندگاں کتنا ہی ٹنوں ٹن وزن پانی خیرات کردیں اگروہ میت خدانخواستہ غیر مسلم ہے، تو ٹنوں پانی خیرات کرنے سے رتی برابر بھی اس کی پیاس نہیں بجھے گی، اگروہ مسلمان ہے تو بھی پانی وہاں نہیں پہنچے گا، ہاں دنیا میں کئے گئے نیک اعمال کا ثواب وہاں پہنچ سکتا ہے۔ اور ثواب پہنچانا اور چیز ہے لیکن یہ تصور سرے سے ہی غلط ہے کہ یہاں کی عام چیزیں وہاں پہنچ جائیں، یہ بات عقل ونقل اور شریعت کے بھی خلاف ہے، چونکہ سرے سے یہ بنیاد ہی غلط ہے، اس لئے یہ عقیدہ بھی غلط ہے، اوراس کی بنیاد پر یہ سبیلیں لگانا بھی صحیح نہیں، جب صحیح نہیں تو مسلمانوں کواس سے بچنا چاہئے۔

مسلمانوں کے لئے راہِ عمل

مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟ انہیں چاہئے کہ حتی الوسع جتنا مال باآسانی اللہ کے راستہ میں صدقہ وخیرات کرسکیں چپکے سے کرلیں، جس کواللہ تعالیٰ اس کی توفیق دیں وہ اپنے حلال مال سے خاموشی کے ساتھ

www.sukkurvi.com

اللہ کی راہ میں خرچ کردے اور یہ نیت کرلے یا اللہ! اس کا ثواب فلاں فلاں کو پہنچے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے خاندان اور دیگر مسلمانوں کو پہنچے، پھر چاہے اس کے لئے آپ پیسے خیرات کریں یا کپڑے خیرات کریں بلا شبہ ان کا ثواب ان تک پہنچ جائے گا، ثواب پہنچانا بالکل برحق ہے، بالکل بجا ہے، اہل السنّت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ زندہ اور مردہ دونوں کو ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے رواجی طور طریقوں سے بچنا چاہئے، اسی طرح لوگوں نے ایصالِ ثواب کے لئے اپنی طرف سے جو نئے نئے طریقے ایجاد کررکھے ہیں ان سے بھی بچنا بے حد ضروری ہے۔

ایصالِ ثواب نیکی کا ہوتا ہے گناہ کا نہیں

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ ایصالِ ثواب کا ہوتا ہے گناہ کا نہیں ہوتا، بہر حال جتنے ناجائز کام شیعوں کی طرف سے ہوتے ہیں وہ سارے کام گناہ ہیں، ان سے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو بچانا چاہئے، اللہ پاک ہم سب کو راہِ سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور تمام رسومات و بدعات سے، ناجائز اور خلافِ شرع کاموں سے پرہیز کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

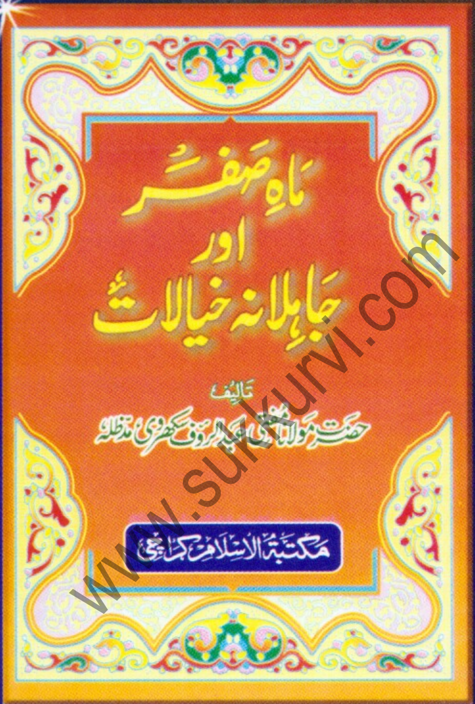

www.sukkurvi.com

مکتبۃ الاسلام کراچی

PH: 021-5016664-5